

موضوع الخطبة: عشر حکم من رمضان

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي / حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم : سيف الرحمن التيمي (@Ghiras\_4T)

### پہلا خطبہ

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

حمد و ثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

1. اے مسلمانو! میں آپ کو اور خود کو اللہ کے تقویٰ و خشیت کی وصیت کرتا ہوں، یہی وہ وصیت ہے جو پہلے اور بعد کے تمام لوگوں کو کی گئی، فرمان باری تعالیٰ ہے: (ولقد وصينا الذين أوتوا الكتاب من قبلكم وإياكم أن اتقوا الله)

ترجمہ: واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

• اس لئے اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس سے خائف رہیں، اس کی اطاعت کریں اور اس کی نافرمانی سے گریز کریں، جان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر یہ رحمت ہی ہے کہ ان کے لئے خیر و بھلائی کے مواقع مہیا کیا، جن میں نیک اعمال پر کئی گنا اجر و ثواب ملتا ہے، برے اعمال معاف کئے جاتے ہیں، اور جنت میں مومنوں کے درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

• اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے پیش نظر بندوں کے لئے ماہ رمضان کو مشروع کیا، جس میں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک انسان کھانے پینے اور جماع کرنے سے رکا رہتا ہے۔

۱- اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمتوں کے پیش نظر روزے کو مشروع کیا ہے (1)، ان میں سب سے بڑی حکمت تقویٰ کا حصول ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾.

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آیت سے معلوم ہوا کہ روزے کی مشروعیت کی حکمت یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے، تقویٰ یہ ہے کہ بندہ اپنے اور عذاب الہی کے درمیان بچاؤ کی دیوار قائم کرے، بایں طور کہ اوامر کو بجالائے اور نواہی سے اجتناب کرے۔

۲- روزہ کی ایک حکمت یہ ہے کہ وہ نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے، کیوں کہ روزہ نام ہے کھانے، پینے اور جماع سے نفس کو باز رکھنے کا، جو کہ بڑی بیش بہا نعمتیں ہیں، لیکن روزے کی حالت میں ان سے باز رہنے سے انسان کو ان کی قدر و منزلت کا احساس ہوتا ہے، جب انسان ان نعمتوں سے محروم ہوتا ہے تو ان کی اہمیت اور قدر و منزلت سمجھ میں آتی ہے، چنانچہ حالت صیام میں ان سے باز رہنا ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

۳- روزے کی ایک حکمت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محرمات کو ترک کرنے کا وسیلہ ہے، کیوں کہ روزہ نفسانی خواہشات کو زیر کرنے اور شدت وحدت اور کبر وغرور سے نفس کو باز رکھنے کا سبب ہے، جس سے انسان کے اندر حق کو قبول کرنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی برتنے کی خوبی پیدا ہوتی ہے، جب کہ ہمیشہ شکم سیر اور آسودہ رہنے اور عورتوں سے مباشرت کرنے سے کبر وغرور اور کفران نعمت جنم لیتا ہے۔

۴- روزہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ وہ شہوت پر غلبہ حاصل کرنے میں نفس کی مدد کرتا ہے، کیوں کہ نفس جب شکم سیر ہو تو اس میں شہوت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، اور جب وہ بھوکا ہو تو شہوت پسندی سے باز رہتا ہے، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی نکاح کی طاقت

(1) یہ باب "الاسلام" سوال وجواب" ویب سائٹ (<http://islamqa.info/ar/26862>) اور شیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب "مجالس شہر رمضان" کے باب المجلس التاسع سے اختصار و تصرف کے ساتھ منقول ہے۔

رکھتا ہو تو اسے شادی کر لینا چاہئے کیوں کہ یہ نگاہ نچا کرتی ہے اور بدکاری سے بچاتی ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھ لے کیوں کہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے" (1)۔

۵- روزہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ وہ مسکینوں کے لئے شفقت و رحمت کا ذریعہ ہے، کیوں کہ روزہ دار جب کچھ دیر کے لیے بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اس کے ذہن میں ان فقیروں اور مسکینوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو ہمہ وقت بھوکے پیاسے ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں اس کے اندر فقیر و مسکین کے تئیں رحمت و نرمی پیدا ہوتی ہے، اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان پر صدقہ و خیرات کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح روزہ مسکینوں کے لئے شفقت و رحمت اور سماج میں باہمی الفت و مودت کو رواج دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۶- روزے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اس سے شیطان مغلوب اور کمزور ہوتا ہے، انسان کے تئیں اس کا وسوسہ کمزور پڑ جاتا ہے، چنانچہ انسان معصیت کے کام کم کر دیتا ہے، کیوں کہ شیطان ابن آدم کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے (2)، روزے سے شیطان کا راستہ تنگ ہو جاتا جس سے وہ کمزور پڑ جاتا اور اس کا غلبہ و تسلط کم ہو جاتا ہے، لہذا دلوں میں خیر و بھلائی کے کام کرنے اور گناہوں سے باز رہنے کا داعیہ اور جذبہ اٹھانے لگتا ہے۔

۷- روزہ کی ایک حکمت یہ ہے کہ روزہ دار شخص اپنے نفس کو ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کا عادی بناتا ہے، چنانچہ روزہ دار قدرت رکھنے کے باوجود نفسانی خواہشات کو ترک کر دیتا ہے، محض اس علم کی بنیاد پر کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

۸- روزہ کی ایک حکمت یہ ہے کہ وہ مومن کو کثرت سے اطاعت کے کام کرنے کا عادی بناتا ہے، اس لیے کہ اکثر روزے کی حالت میں انسان کثرت سے اطاعت کے کام کرتا ہے، مثلاً ذکر الہی، تلاوت قرآن اور نماز، اس کے نتیجے میں وہ رمضان کے ساتھ دیگر ایام میں بھی ان عبادتوں کو انجام دینے کا عادی ہو جاتا ہے۔

۹- روزہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے دنیا اور اس کی شہوتوں سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے اس کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(1) اسے بخاری (۵۰۶۵) نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(2) اسے بخاری (۲۰۳۹) اور مسلم (۲۱۷۵) نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۱۰- روزہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے پوری دنیا میں اللہ کی عبادت کا مظاہرہ ہوتا ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ پوری دنیا کے تمام مسلمان اس مہینے میں اجتماعی طور پر روزہ رکھتے ہیں، حتیٰ کہ بے روزہ گناہ گار- اللہ کی پناہ- بھی کھلے عام کھانے پینے کی جرات نہیں کرتا، بلکہ کافر بھی مسلمانوں کے احترام میں ان کے سامنے کھانے پینے سے گریز کرتا ہے، بے شک اس سے ایک اہم ترین عبادت کا کھلے طور پر مظاہرہ ہوتا ہے۔

۱۱- روزہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے انسانی جسم کو بہت سے طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں، چنانچہ روزہ دل کی دھڑکن کو درست کرتا ہے، خون کو نقصاندہ چربی، کولسٹرول اور حمضیات سے پاک و صاف کرتا ہے، معدہ کو راحت پہنچاتا ہے، انسان کو موٹاپا سے بچاتا ہے، جسم میں جو زہریلے مواد جمع ہو جاتے ہیں، ان کو خارج کرنے میں مدد کرتا ہے، بلڈ پریشر اور ذیابیطیس (SUGAR) کا توازن بحال رکھتا ہے۔

- یہ وہ دس حکمتیں ہیں جو روزے کی مشروعیت میں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔
- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان کے روزے اسی طرح رکھنے کی توفیق دے جس طرح اسے پسند ہے، اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر ہماری مدد فرمائے۔
- اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو قرآن مجید کی برکتوں سے بہرہ مند فرمائے، ہمیں اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے ہر گناہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے استغفار کریں، یقیناً وہ خوب توبہ قبول کرنے والا اور بہت معاف کرنے والا ہے۔

## دوسرا خطبہ:

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد:

آپ جان رکھیں۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: "اللهم أهله علينا باليمن والإيمان والسلامة والإسلام، ربي وربك الله" (1)  
(یعنی: اے اللہ! تو اسے ہم پر طلوع کرا من، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے)۔

آپ جب بھی نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے، خواہ رمضان کا چاند ہو یا کسی اور مہینے کا، ہمیں بھی آپ کی پیروی کرنی چاہئے، بطور خاص اس لئے کہ اس دعائیں عمل صالح پر اللہ کی مدد طلب کی گئی ہے۔

• اے اللہ کے بندو! جب اللہ تعالیٰ بندے پر یہ انعام کرتا ہے کہ اسے یہ مہینہ مل جائے، تو اسے یہ جاننا چاہئے کہ یوں ہی بے کار اللہ نے اس سے نہیں نوازا ہے، بلکہ آزمائش کے طور پر نوازا ہے تاکہ جان سکے کہ کیا وہ رمضان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے یا نہیں، جسے روزے رکھنا، قیام اللیل کرنا اور اپنے نفس کو راہ مستقیم پر قائم و دائم رکھنا۔

• لہذا عبادت میں خوب محنت و لگن سے کام لیجئے، نیکیوں میں اپنی سرگرمی دکھائیے، کیوں کہ رمضان گنتی کے چند دنوں پر مشتمل ہے، پھر وہ ہم سے جدا ہو جائے گا اور راہ زنون اور انسانی شیطانوں سے ہوشیار رہیے جو شہوت کی پیروکاری کرتے ہیں، جو رمضان میں بھی لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، بایں طور کہ غفلت میں ڈالنے والے پروگرامز نشر کرتے اور اخلاق سوز سیریلز چلاتے ہیں۔

• سلف صالحین کا وطیرہ تھا کہ وہ رمضان میں درس و تدریس کو بھی ترک کر دیا کرتے تھے تاکہ صیام و قیام، ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کے لئے خود کو فارغ رکھ سکیں، بھلا اس شخص کا عمل کیسے درست ہو سکتا ہے جو ان چاروں بنیادی اعمال سے پہلو تہی کرتے ہوئے لہو و لعب میں مشغول ہو جائے!؟

• آپ یہ بھی جان رکھیں۔ اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑی چیز کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

(1) اسے احمد (۱/۱۶۲) نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور المسند کے محققین نے حدیث نمبر (۱۳۹۷) کے

تحت اسے شواہد کی روشنی میں حسن کہا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج، تو ان کے خلفاء، تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سر بلندی عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل و خوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن و سکون کی زندگی عطا کر، ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔ اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے اور اپنے دین کو سر بلند کرنے کی توفیق ارزانی کر، انہیں ان کے ماتحتوں کے لئے رحمت بنا دے۔

• اے اللہ! ہمیں رمضان نصیب فرما اور اس میں روزے رکھنے اور قیام اللیل کرنے میں ہماری مدد فرما، اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

تحریر:

ماجد بن سلیمان الرسی

۲۷ شعبان ۱۴۳۲ھ

شہر جیل - سعودی عرب

0966505906761

ترجمہ: سیف الرحمن حفظ الرحمن تہی

[binhifzurrahman@gmail.com](mailto:binhifzurrahman@gmail.com)